تحریکِ اِسلامی کے اخلاقی تقاضے

جناب سید اسعد گیلانی صاحب

(۲)

رشتہ و ناطہ ہر اسلامی تحریک نے ہمیشہ انہی چیزوں کی قربانی کا بار بار مطالبہ کیا ہے اور انہیں داؤں پر لگائے بغیر کوئی تحریک نشوونما نہیں پا سکتی۔ اسی رشتہ و ناطہ کا تذکرہ کرتے ہوئے سورۃ المجادلہ کی آیت ۲۲ میں فرمایا گیا ہے۔

ترجمہ (تو یہ کبھی نہ دیکھے گا کہ وہ لوگ جو اللہ اور آخرت پر ایمان لاتے ہیں، وہ ایسے لوگوں سے دوستی کریں جو اللہ اور رسول کے مخالف ہیں چاہے وہ ان کے اپنے باپ ہوں یا بیٹے یا بھائی یا قریبی عزیز۔ ایسے ہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں ایمان اُتر گیا ہے اور غیب سے ان کی مدد کی گئی ہے۔ اللہ انہیں ایسے مقام میں داخل کرے گا جس میں نہریں بہتی ہیں یہ ہی اللہ کا گروہ ہے اور اللہ کا گروہ ہی فلاح پانے والا ہے"۔)

دُنیا کی کامیاب ترین اسلامی تحریک کے سامنے جب رشتہ و ناطہ کی قربانی کا مسئلہ آیا تو اس نے معرکۂ بدر میں اس کا حیرت انگیز نمونہ پیش کیا۔ وہ معرکہ برپا کر کے اس نے ساری دُنیا کے سامنے اپنے اللہ کا گروہ ہونے کا ثبوت فراہم کر دیا۔

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے اپنی مشہور تفسیر تفہیم القرآن میں لکھا ہے:

"ان کے اپنے بھائی بند سامنے تھے۔ کسی کا باپ، کسی کا بیٹا، کسی کا چچا،

کسی کا ماموں، کسی کا بھائی اس کی اپنی تلواروں کی زد میں آ رہا تھا اور یہ اپنے ہاتھوں اپنے جگر کے ٹکڑے کاٹنے پڑ رہے تھے۔ اس کڑی آزمائش میں صرف وہی لوگ پورے اُتر سکتے تھے جنہوں نے سنجیدگی کے ساتھ حق سے رشتہ جوڑا ہوا تھا اور جو باطل کے ساتھ سارے رشتے منقطع کرنے پر تل گئے تھے"۔

جنگ قادسیہ میں مشہور صحابیہ خنساءؓ اپنے چاروں بیٹوں سمیت شریک ہوئیں اپنے لڑکوں کو لڑائی میں شرکت پر خود اُبھارا اور انہیں شہادت کا شوق دلایا۔ چنانچہ وہ چاروں لڑائی میں گئے اور شہید ہو گئے۔ جب ماں کو اس کے بیٹوں کی شہادت کی خبر دی گئی تو ماں نے بیٹوں کی شہادت پر کہا، "اللہ کا شکر ہے کہ جس نے اُن کی شہادت سے مجھے شرف بخشا۔ مجھے اللہ تعالیٰ کی ذات سے اُمید ہے کہ اُن کی رحمت کے سایہ میں ان چاروں کے ساتھ میں بھی ہوں گی"۔

سید احمد شہید کی تحریکِ مجاہدین کو ہزاروں کوس دُور پردیس میں جا کر راہِ حق میں جان دینے سے کوئی رشتہ و ناطہ نہ روک سکا۔ رشتے اور ناطے تو وہ عارضی تعلقات ہیں، جو دُنیا کی چار روزہ زندگی میں واقعۂ پیدائش سے وجود میں آتے ہیں اور جب کوئی فوت ہو جاتا ہے تو ختم ہو جاتے ہیں۔ حقیقی تعلق تو وہی ہے جو اللہ اور رسول پائیدار تعلق کے طور پر قائم رہنے دیں۔

مال و دولت مال و دولت بھی بلاشبہ راہِ حق کے رشتے کا بہت بڑا پتھر ہے۔ یہ انسان کو سہولت پسند، آرام طلب، خواہشات کا بندہ اور بوجھل بنا دیتا ہے۔ اسی لیے حضورؐ نے فرمایا تھا کہ اس مال و دولت کو دائیں اور بائیں یوں اور یوں صرف کر دو تا کہ وہ حق دار کو پہنچے اور سمٹنے کے بجائے معاشرے میں پھیل جائے۔ اس لیے خدا اور رسولؐ کی طرف سے انفاق کا بار بار حکم دیا گیا ہے تا کہ اس کی محبت دل سے نکلے۔ چنانچہ جب لوگوں نے رسولِ اکرمؐ سے سوال کیا کہ ہم راہِ خدا میں کیا خرچ کریں تو اللہ تعالیٰ نے انہیں خود جواب دیا۔

فرمایا — " ترجمہ (آپؐ سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں، کہہ دیجیے جو ضرورت سے

زائد ہو" گویا اللہ کی راہ میں اسلامی تحریک کی خاطر خرچ کرنے کی کوئی حد مقرر نہیں ہے، بلکہ جو کچھ بھی ضرورت سے زائد ہو وہ خرچ کیا جائے اور ضرورت کا تعین انسانی بنیادی ضروریات کو سامنے رکھ کر اور اللہ اور اس کے رسولؐ سے قلبی لگاؤ کا پیمانہ بنا کر جو چاہے کر سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ خود ایک بہت بڑا مظہر تقویٰ ہے اور طہارتِ نفس کا بہترین اور مؤثر ترین ذریعہ بھی صدقہ ہی ہے۔ اللہ کی راہ میں خرچ درحقیقت قرآن کے اپنے الفاظ میں اللہ کو قرض دینے کے مترادف ہے۔

فرمایا گیا: ترجمہ "تم میں سے کون ہے جو اللہ کو قرض دے"

اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے مال جمع کرنے اور پھر اسے گن گن کر اور سمیٹ سمیٹ کر رکھنے اور پھر اس کے اپنے پاس ہمیشہ رہنے کا یقین رکھنے کے خیال کو ذریعہ ہلاکت قرار دیا ہے، کتنی سچی حقیقت بیان فرمائی تھی۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے جب وہ اپنے حواریوں سے یوں مخاطب ہوتے تھے۔

"کوئی آدمی دو مالکوں کی خدمت نہیں کر سکتا کیونکہ یا تو ایک سے عداوت رکھے گا اور دوسرے سے محبت یا ایک سے ملا رہے گا اور دوسرے کو ناچیز سمجھے گا۔ تم خدا اور دولت دونوں کی خدمت نہیں کر سکتے اس لیے میں کہتا ہوں کہ اپنی جان کی فکر نہ کرنا کہ ہم کیا کھائیں گے یا کیا پئیں گے اور نہ اپنے بدن کی کہ کیا پہنیں گے؟ کیا جان خوراک سے اور بدن پوشاک سے بڑھ کر نہیں ہے؟ ہوا کے پرندوں کو دیکھو کہ نہ بوتے ہیں نہ کاٹتے ہیں، نہ کوٹھیوں میں جمع کرتے ہیں۔ پھر بھی تمہارا آسمانی باپ ان کو کھلاتا ہے۔ کیا تم ان سے زیادہ قدر نہیں رکھتے؟ تم ہی سے ایسا کون ہے جو فکر کر کے اپنی عمر میں ایک گھڑی بھی بڑھا سکے؟ اور پوشاک کے لیے کیوں فکر کرتے ہو۔ جنگلی سوسن کے درختوں کو غور سے دیکھو کہ وہ کس طرح بڑھتے ہیں۔ وہ نہ محنت کرتے ہیں نہ کاٹتے ہیں پھر بھی میں تم سے کہتا ہوں کہ سلیمانؑ بھی باوجود اپنی ساری شان و شوکت

کے ان میں سے کسی کے مانند پہنتا نہ تھا۔ پس جب خدا میدان میں گھاس کو جو
آج ہے اور کل تنور میں جھونکی جائے گی ایسی پوشاک پہناتا ہے تو اے کم اعتقاد
تم کو کیوں نہیں پہنائے گا۔ اس لیے فکرمند نہ ہو کر ہم کیا کھائیں گے اور کیا پئیں گے
یا کیا پہنیں گے۔ کل کے لیے فکر نہ کرو۔ کل کا دن اپنی فکر آپ کرے گا۔
آج کے لیے آج کا دکھ کافی ہے"۔

معلوم ہوا کہ اللہ کے راستے میں ان لوگوں کے لیے قدم تیز تر رکھنا مشکل ہوتا ہے جو حساب لگا لگا کر مستقبل کے امکانات کا جائزہ لیتے رہیں اور جب تک انہیں تحفظِ جان و مال کی مؤثر ضمانتیں نہ مل جائیں، ان کے لیے قدم اٹھانا اور آگے بڑھنا دوبھر ہو جاتا ہے۔ انقلابی کام تو ہمیشہ انہی لوگوں نے سرانجام دیے ہیں جو سر ہتھیلی پہ لے کر اٹھ کھڑے ہوں اور اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے ہر بازی کھیل جائیں۔ ایسے ہی لوگ اللہ کا کلمہ بلند کر سکتے ہیں۔

اس میدان میں حضورؐ اکرم کی برپا کردہ اسلامی تحریک کے کارکنوں نے حیرت ناک قربانیاں دیں اور ثابت کیا کہ وہ مال و دولت ان کے لیے واقعی ہاتھوں کے میل اور راستے کی گرد کے مانند تھا۔ اس لیے کہ وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی تعلیمات کے سانچے میں پورے پورے ڈھلے ہوئے تھے اور انہیں معلوم تھا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی اس معاملے میں کیا ہدایات ہیں۔

فرمایا گیا

ترجمہ "دردناک خوشخبری سنا دو ان لوگوں کے لیے جو سونے اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں۔ اور انہیں خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ ایک دن آئے گا کہ اس سونے چاندی پر جہنم کی آگ دہکائی جائے گی۔ اور پھر اس سے ان لوگوں کی پیشانیوں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا۔ یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا۔ لو اب اپنی ہی سمیٹی ہوئی دولت کا مزہ چکھو"۔

(توبہ — ۳۵)

حضور اکرمؐ نے فرمایا اور حضرت اسماءؓ نے بیان کیا کہ:

"حضورؐ نے مجھ سے فرمایا خرچ کیا کرو اور شمار نہ کیا کرو کہ اللہ تعالیٰ تم پر شمار کرے اور بند نہ رکھا کرو کہ اللہ تعالیٰ تم پر بند رکھے حسب استطاعت خرچ کیا کرو"۔ متفق علیہ

"یا رسول اللہ مجھے آپ سے محبت ہے" ایک دفعہ ایک صحابیؓ نے حضورؐ کی خدمت میں عرض کیا۔

"دیکھ کیا کہتا ہے" حضورؐ نے تنبیہہً ارشاد فرمایا۔

انہوں نے پھر دہرایا اور حضورؐ نے بھی یہی جواب دیا۔ تین بار دہرانے کے بعد حضورؐ نے فرمایا:

"اچھا تم اپنی بات میں سچے ہو تو فقر کے اوڑھنے بچھونے کے لیے تیار ہو جاؤ اس لیے کہ مجھ سے محبت رکھنے والوں کی طرف فقر ایسے دوڑتا ہے جیسے پانی ڈھلوان کی طرف آتا ہے"۔

جب رومیوں کے حملے کی خبر مدینہ پہنچی اور حضورؐ نے مقابلے کا فیصلہ فرمایا تو فوجی تیاری کے لیے لوگوں نے بڑھ چڑھ کر مالی ایثار کیا۔ حضرت عثمانؓ نے اپنے تجارتی قافلے کے دو سو اونٹ مال و اسباب سے لدے ہوئے اور مزید دو سو قنطار سونا اسلامی تحریک کو دیا۔ چنانچہ اس پر حضورؐ نے فرمایا۔ آج کے دن کے بعد عثمان خواہ کچھ ہی کرے لیکن کوئی عمل اُسے نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ ایسا ہی نقشہ ہمیں تحریک مجاہدین سے وابستہ لوگوں میں نظر آتا ہے۔ لوگوں نے تحریک کے لیے جائیدادیں ضبط کرائیں اور جائیدادیں فروخت کر کر کے تحریک کو تقویت پہنچائی اور سب کچھ بیچ کر تحریک کے قافلۂ جہاد میں فقیر بن کر شریک ہو گئے۔ (باقی)